ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ
الفضل
THE DAILY
ALFAZLQADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

یوم پنج شنبہ

جلد ۲۹ | ۱۹ احسان ۱۳۲۰ ہش | ۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۰ھ | ۱۹ جون ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۳۶

ناظر اعلیٰ

مولوی ثناء اللہ صاحب کی راستبیانی کو غلط بیانی اور جھوٹ کو سچ بتانے کی افسوسناک حرکت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا جو خطبہ جمعہ یکم جون کے "الفضل" میں شائع ہوا ہے۔ اس میں حضور نے ایک موقعہ پر بیان فرمایا ہے کہ:۔ "ایک پادری نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نالش کی۔ کہ آپ نے مجھے قتل کرنے کی سازش کی ہے۔ یہ دراصل اسلام اور عیسائیت کا جھگڑا تھا۔ کوئی جائداد کا جھگڑا نہ تھا۔ تجارتی جھگڑا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پادریوں میں نہ تھا۔ پادری صرف اس وجہ سے آپ کے مخالف تھے۔ کہ آپ عیسائیت کی مخالفت اور اسلام کی تائید کرتے ہیں۔ مگر مسلمان آپ کے خلاف اس پادری کے ساتھ ہو گئے۔ حتیٰ کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی تو آپ کے خلاف یہ گواہی دینے کے لئے آئے۔ کہ یہ شخص ایسا ہی ہے۔ اس نے ضرور ایسی بات کی ہو گی"

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کے متعلق "خلیفہ قادیان کی غلط بیانی" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے:۔

"مرزا صاحب آنجہانی کی یہ عادت تھی کہ اپنے مخالف کے حق میں ہر قسم کی غلط گوئی آپ جائز سمجھتے تھے۔ ...... انہی کی روش پر چل کر ان کے صاحبزادہ خلیفہ قادیان غلط گوئی کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں۔ ...... جمعہ کے روز مسجد میں منبر پر کھڑے ہو کر آپ نے فرمایا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے پادریوں کے مقدمہ میں مرزا صاحب کے برخلاف گواہی دی تھی۔ پھر اس پر بہت کچھ افسوس ظاہر کیا کہ پادریوں کے ساتھ مقابلہ کفر و اسلام کا مقابلہ تھا۔ اور یہ مولوی مسلمانوں کا پیشوا ہو کر پادریوں کی حمایت کو گیا۔ وغیرہ حالانکہ یہ واقعہ بالکل کذب ۔ بلکہ افتراء ہے۔

...... اس زمانہ میں مرزا صاحب نے مولوی محمد حسین صاحب مرحوم بٹالوی کے حق میں تکلیف یا موت کی پیشگوئی بھی کی ہوئی تھی۔ مولوی صاحب نے اپنے ضلع کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں درخواست دے دی۔ کہ مجھے اسلحہ رکھنے کی اجازت دی جائے۔ کیونکہ مرزا صاحب نے میرے حق میں موت کی پیشگوئی کی ہے۔ اس لئے مجھے خطرہ ہے کہ وہ مجھے قتل کرا دیں گے۔ اسی بناء پر مرزا صاحب کی طلبی ہوئی۔ مولوی صاحب موصوف اپنے اسی مقدمہ کی پیروی کرنے کو گورداسپور جایا کرتے تھے۔ مولوی صاحب کے اس کیس کا جو فیصلہ ہوا تھا۔ اس کا ذکر ہم آگے چل کر کریں گے۔ سردست اتنا بتاتے ہیں کہ خلیفہ قادیان نے جو کہا ہے۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب عدالت میں مرزا صاحب کے خلاف پادریوں کی تائید میں شہادت دینے گئے۔ یہ بالکل غلط ہے"

مندرجہ بالا سطور میں مولوی صاحب کے جی میں جو آیا۔ خدا تعالےٰ کے خوف کو بالائے طاق رکھ کر انہوں نے کہہ دیا۔ مگر خدا تعالےٰ کی برگزیدہ جماعت کے امام کے خلاف غلط بیانی کا الزام لگانے پر خدا تعالےٰ نے فوراً ہی ان پر گرفت کی۔ اور وہ اس طرح کہ جس امر کو انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا نعوذ باللہ جھوٹ قرار دیا۔ اس میں وہ خود جھوٹے ثابت ہو گئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جس واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ وہ ۱۸۹۷ء کا واقعہ ہے۔ جبکہ مولوی صاحب پادری مارٹن کلارک والے مقدمہ میں مولوی محمد حسین صاحب کا پادریوں کی تائید کے لئے وہاں جانے کا ہی انکار کر رہے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ نہ صرف یہ کہ مولوی محمد حسین صاحب پادریوں کی حمایت کے لئے کچہری میں گئے۔ بلکہ انہوں نے شہادت بھی دی۔ چنانچہ ان کی شہادت اس مقدمہ کی مسل میں موجود ہے۔ ۱۳ اگست ۱۸۹۷ء کو مولوی صاحب نے کپتان ایم۔ ڈبلیو ڈگلس کی عدالت میں شہادت دی۔ اور اصل مسل میں ان کے دستخط بھی اپنے بیان پر ثبت ہیں۔ اس بیان میں مولوی صاحب نے کہا۔ کہ "مرزا صاحب نے بہت پیشگوئیاں کی ہیں۔ ۲۰۔۲۵ پیشگوئیاں کی ہیں۔ مرزا صاحب نے مسلمانان و عیسائیوں میں پھوٹ پیدا کرائی ہے۔ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے ہیں۔ یہ ان کی تعلیم کا اثر ہے۔ وہ فتنہ انگیز آدمی ہے ...... میں نے مرزا صاحب کی نسبت کفر کا فتویٰ دیا تھا۔ مرزا صاحب کو میں مسلمان نہیں سمجھتا۔ دہریہ ہے ...... لیکھرام کے قتل کی بابت جو کچھ ہم نے کہا ہے کہ مرزا صاحب کی سازش سے قتل ہوا ہے۔ وہ خود مرزا صاحب کی تحریروں سے اخذ ہے۔ مرزا صاحب اس قتل کے ذمہ وار ہیں .... پیشگوئی ہو یا نہ ہو۔ کلارک صاحب کے مرنے سے مرزا صاحب فائدہ اٹھائیں گے" وغیرہ وغیرہ

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی اس شہادت کے دوران میں ایک مرحلہ پر عدالت نے حسب ذیل نوٹ لیا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

I consider sufficient evidence has been recorded regarding the hostility of the witness to the Mirza & there is no necessity to stray further from the main lines of the case.

یعنی اس امر کے ثبوت کے لئے کافی شہادت پیش ہو چکی ہے۔ کہ مرزا صاحب سے مولوی محمد حسین کو عداوت ہے۔ اور اب اصل مقدمہ سے دوسری طرف جانے کی ضرورت نہیں۔

اس مقدمہ کا فیصلہ ۲۳ اگست ۱۸۹۷ء کو کپتان ڈگلس صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت سے ہوا۔ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب کے کچہری جانے کا جو واقعہ ہے وہ اسی درخواست کے سلسلہ میں ہے جو

مولوی محمد حسین صاحب نے مرزا صاحب کی طرف سے ان کی موت کی پیشگوئی کی بناء پر اسلحہ رکھنے کی اجازت کے حصول کے لئے دی تھی۔ چونکہ اس درخواست کے فیصلہ کی نقل مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس مضمون کے دوران میں شائع کردی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ درخواست ۵ جنوری ۱۸۹۹ء کو دی گئی۔ اور اس کا فیصلہ ۲۵ فروری ۱۸۹۹ء کو ہوا۔ اور یہ فیصلہ مسٹر جے۔ ایم ڈوئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے کیا۔ گویا دو سال قبل کے واقعہ کو مولوی صاحب دو سال بعد کا بیان کر رہے ہیں۔ اور ایک سرکاری عدالت میں بیان کردہ شہادت کے وجود سے ہی انکار کرتے ہیں۔ اور صرف انکار ہی نہیں کرتے۔ بلکہ نہایت دیدہ دلیری سے جماعت احمدیہ کے امام کے متعلق ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ جو کسی شریف انسان کے مونہہ سے قطعاً نہیں نکل سکتے۔ کیا مولوی صاحب اسی راست بیانی کی بناء پر غلط بیانی کا الزام لگانے کے لئے کھڑے ہوئے تھے؟

المسیح

قادیان ۱۷ احسان ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق سوا نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت آج بھی پہلے کی نسبت بہتر رہی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو ضعف اور انتڑیوں میں تکلیف ہے دعائے صحت کی جائے؟

چندہ جلسہ سالانہ و چندہ خاص کی شرح کے متعلق اعلان

جماعت ہائے احمدیہ کو مئی ۱۹۴۱ء میں چندہ جلسہ سالانہ اور چندہ خاص کے فارم وعدہ پُر کرنے کے لئے بھجوائے جا چکے ہیں۔ فارموں پہ دونوں چندوں کی شرح درج کردی ہے۔ اس کے باوجود ایک جماعت نے دریافت کیا ہے۔ کہ یہ چندے کس شرح سے وصول کئے جائیں۔ ممکن ہے اس قسم کا شبہ کسی اور کو بھی پیدا ہو اس لئے جملہ جماعتوں اور احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ۲۱-۱۳۲۰ہش (۴۲-۱۹۴۱ء) چندہ جلسہ سالانہ کی شرح ۱۵ فی صدی اور چندہ خاص کی شرح ۴۰ فی صدی ایک ماہ کی آمد پر مقرر ہوئی ہے۔ عہدیداران کو چاہیئے کہ اس شرح کے مطابق ہر دوست کا وعدہ لے کر فارم وعدہ جلد تر مکمل کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ اور ہر دو چندوں کی وصولی ابھی سے یکمشت یا حسب حالات باقساط شروع فرما دیں۔ ناظر بیت المال

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سورۂ فاتحہ کی تین دعائیں

"سورۂ فاتحہ میں تین دعائیں سکھلائی گئی ہیں (۱) ایک یہ دعا کہ خدا تعالےٰ اس جماعت میں داخل رکھے جو صحابہ کی جماعت ہے۔ اور پھر اس کے بعد اس جماعت میں داخل رکھے جو مسیح موعود کی جماعت ہے۔ جن کی نسبت قرآن شریف میں آتا ہے وآخرین منھم لما یلحقوا بھم غرض اسلام میں یہی دو جماعتیں منعم علیہم کی جماعتیں ہیں۔ اور انہی کی طرف اشارہ ہے آیت صراط الذین انعمت علیھم میں۔ کیونکہ تمام قرآن پڑھ کر دیکھو جماعتیں دو ہی ہیں۔ ایک صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت۔ دوسری وآخرین منھم کی جماعت جو صحابہ کے رنگ میں ہے اور وہ مسیح موعود کی جماعت ہے۔ پس جب تم نماز میں یا خارج نماز کے یہ دعا پڑھو۔ کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم تو دل میں یہی ملحوظ رکھو۔ کہ میں صحابہ اور مسیح موعود کی جماعت کی راہ طلب کرتا ہوں۔ یہ تو سورۂ فاتحہ کی پہلی دعا ہے (۲) دوسری دعا غیر المغضوب علیھم ہے۔ جس سے مراد وہ لوگ ہیں۔ جو مسیح موعود کو دکھ دیں گے۔ اور اس دعا کے مقابل پر قرآن شریف کے آخیر میں سورۂ تبت یدا ابی لھب ہے (۳) تیسری دعا ولا الضالین ہے۔ اور اس کے مقابل پر قرآن شریف کے آخر میں سورۂ اخلاص ہے۔ یعنی قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد۔ اور اس کے بعد دو اور سورتیں جو ہیں۔ یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس یہ دونوں سورتیں سورۃ تبت اور سورۂ اخلاص کے لئے بطور شرح کے ہیں۔ اور ان دونوں سورتوں میں اس تاریک زمانہ سے خدا کی پناہ مانگی گئی ہے۔ جبکہ لوگ خدا کے مسیح کو دکھ دیں گے۔ اور جبکہ عیسائیت کی ضلالت تمام دنیا میں پھیلے گی"

(تحفہ گولڑویہ طبع دوم ص۱۲۳ و ص۱۲۴)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا:۔ (۱) مستری غلام محمد صاحب شیخ پور ضلع گجرات بیمار ہیں (۲) سید محمد اسمٰعیل صاحب قادیان کی نواسی حلیمہ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے (۳) عبد المجید خان صاحب کوئٹہ کی نانی صاحبہ۔ قریشی محمد ایوب صاحب مع اہلیہ بابو شاہ محمد صاحب کے دو بچے اور بابو فیض الحق خانصاحب کا بچہ بیمار ہیں صحت کے لئے دعا کی جائے۔

تبلیغی ٹریکٹ:۔ مجلس خدام الاحمدیہ گجرات نے ماہوار ٹریکٹ ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم گجراتی سے لکھوا کر شائع کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اس وقت تک دو ٹریکٹ شائع ہو چکے ہیں۔ ایک ٹریکٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا موجودہ جنگ کے متعلق انذاری کلام شائع کیا گیا ہے۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی اعلیٰ ہونے کے باوجود قیمت ۲ سیکڑہ مقرر کی گئی ہے۔ احباب جماعت سے التماس ہے۔ کہ ان ٹریکٹوں کے عارضی یا مستقل خریدار بن کر ہمارا تعاون فرمائیں۔ ملنے کا پتہ:۔ فیض الرحمٰن فیضی سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ گجرات

دوستوں کو اطلاع:۔ میرا لڑکا محمد حسین جو بباعث دیوانگی ہسپتال سے بھاگ گیا تھا۔ تیرہ دن کے بعد واپس آ گیا ہے۔ دوست اور رشتہ دار مطلع رہیں۔ غلام حسین ڈنگوی از قادیان

ولادت:۔ (۱) سید خواجہ علی صاحب قادیان کے ہاں ۷ احسان ۱۳۲۰ہش کو لڑکا (۲) مولوی ظہور حسین صاحب کے ہاں بھی اسی تاریخ کو لڑکا اور (۳) چوہدری منظور احمد صاحب کے ہاں ۴ احسان کو دوسرا لڑکا تولد ہوا اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ اناجیل محرّف و مبدّل ہیں

عیسائی دُنیا بائیبل کو اپنی مقدس کتاب قرار دیتی - اور اُس کے احکام پر عمل پیرا ہونا نجات کے لئے ضروری سمجھتی ہے لیکن بائیبل کی خود اندرونی گواہی سے ظاہر ہے - کہ موجودہ بائیبل ہرگز اس کلام کا مجموعہ نہیں - جو انبیائے سابقین پر نازل ہُوا - بلکہ وُہ زیادہ سے زیادہ ایک تاریخی کتاب کہلانے کی مستحق ہے - اور پھر تاریخی کتاب "بھی ایسی جو ہمیشہ تغیر و تبدل کا تختۂ مشق بنی رہی ہے - چنانچہ آج سے پچاس، ساٹھ یا سو سال پہلے کی بائیبل کا اگر آپ موجودہ تراجم سے مقابلہ کریں تو تحریف و الحاق کی بیسیوں مثالیں دکھائی دیں گی - انہی امثلہ میں سے اس وقت نمونہ کے طور پر صرف چند پیش کی جاتی ہیں

(۱) یوحنا ۵/۴ میں لکھا تھا " ایک فرشتہ بعض وقت اس حوض میں اتر کے پانی کو ہلاتا تھا - اور پانی کے ہلنے کے بعد جو کوئی کہ پہلے اس میں اترتا کیسی ہی بیماری میں گرفتار ہُوا ہو - اس سے چنگا ہو جاتا تھا " مگر آج کل کی انجیلوں میں یہ الفاظ نہیں آتے

(۲) خط یوحنا ۱ ۵/۷ میں یہ الفاظ آتے تھے - جواب نہیں - کہ " تین ہیں جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں - باپ اور کلام اور رُوح القدس - اور یہ تینوں ایک ہیں "

(۳) مرقس ۱۵/۲۸ میں لکھا تھا " تب وُہ نوشتہ اس مضمون کا کہ وُہ بدکاروں میں گنا گیا پُورا ہُوا - مگر اب اناجیل سے یہ الفاظ غائب کر دیئے گئے ہیں -

(۴) متی ۱۹/۱۷ میں آتا تھا " اے نیک اُستاد مَیں کونسا نیک کام کروں - کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں - اس نے اس سے کہا - تُو کیوں مجھے نیک کہتا ہے - نیک تو کوئی نہیں - مگر ایک یعنی خدا " مگر آج کل عیسائیوں نے تحریف کر کے حضرت مسیح کے ان الفاظ کی بجائے کہ تو " کیوں مجھے نیک کہتا ہے " یہ الفاظ لکھ دیئے ہیں - کہ تو مجھ سے نیکی کی بابت کیوں پوچھتا ہے -

(۵) متی ۱۷/۲۱ میں لکھا تھا " اس طرح کے دیو بغیر دُعا و روزہ کے نہیں نکالے جاتے " مگر اب یہ الفاظ دکھائی نہیں دیتے -

(۶) متی ۱۸/۱۱ میں لکھا تھا - " کیونکہ ابن آدم آیا ہے - کہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈ کے بچائے " مگر آج کل یہ الفاظ بھی انجیل میں نہیں -

(۷) متی ۲۳/۱۴ میں لکھا تھا " اے ریاکار و فقیہو اور فریسیو! تم پر افسوس ہے - کہ بیواؤں کے گھر نگل جاتے - اور مکر سے لمبی چوڑی نماز پڑھتے ہو - اس سبب تم زیادہ تر سزا پاؤ گے " یہ عبارت بھی موجودہ اناجیل میں نہیں -

(۸) مرقس ۹/۴۴ کے یہ الفاظ بھی کہ " جہاں اُن کا کیڑا نہیں مرتا - اور آگ نہیں بجھتی " موجودہ اناجیل میں نہیں ہیں -

(۹) مرقس ۱۱/۲۶ کے یہ الفاظ کہ " اگر تم معاف نہ کرو گے - تو تمہارا باپ جو آسمان پر ہے تمہارے قصور بھی معاف نہ کرے گا " تحریف کا شکار ہو گئے ہیں -

(۱۰) لوقا ۱۷/۳۶ میں یہ لکھا ہُوا تھا - کہ " اور دو آدمی جو کھیت میں ہوں گے - ایک پکڑا اور دُوسرا چھوڑا جائے گا " یہ الفاظ بھی اڑا دیئے گئے ہیں -

(۱۱) مرقس ۷/۱۶ میں لکھا تھا " اگر کسی کے کان سننے کے ہوں - تو سُنے " عیسائیوں نے ان الفاظ کو بھی غائب کر دیا ہے -

(۱۲) اعمال ۱۵/۳۴ میں لکھا تھا " مگر سیلاس نے وہاں رہنا بہتر جانا " یہ الفاظ بھی موجودہ انجیل میں نظر نہیں آتے -

(۱۳) پُرانے نسخہ جات میں یہ لکھا تھا - کہ " اسے صلیب پر کھینچ کر اُس کے کپڑوں پر چٹھی ڈال کر انہیں بانٹ لیا - تاکہ جو نبی نے کہا تھا - پُورا ہو - کہ انہوں نے میرے کپڑے آپس میں بانٹ لئے اور میرے لباس پر چٹھی ڈالی " (متی ۲۷/۳۵) جس کے الفاظ موجودہ انجیل میں نہیں ہیں -

(۱۴) پُرانے نسخہ جات میں لکھا تھا - کہ " اُس کے شاگردوں نے خلوت میں اس سے پوچھا کہ ہم اسے کیوں نہ نکال سکے - اس نے انہیں کہا کہ یہ جنس سوا دُعا اور روزہ کے کسی اور طرح سے نہیں نکل سکتی " (مرقس ۹/۲۹) انجیل کے موجودہ ایڈیشنوں میں سے روزہ کا لفظ غائب کر دیا گیا ہے -

(۱۵) لوقا ۲۳/۱۷ میں آتا تھا - کہ " اسے ہر عید میں ضرور تھا - کہ کسی کو اُن کے واسطے چھوڑ دے " مگر موجودہ انجیل میں یہ الفاظ کہیں نظر نہیں آتے -

(۱۶) اعمال ۲۴/۶ میں لکھا تھا " ہم نے اسے پکڑا اور چاہا کہ اپنی شریعت کے موافق اس کی عدالت کریں - پر لیسیاس سردار آ کے بڑی زبردستی کے ساتھ اسے ہمارے ہاتھوں سے چھین لے گیا - خط کشیدہ الفاظ موجودہ ایڈیشنوں میں نہیں ہیں -

(۱۷) اعمال ۲۸/۲۹ میں آتا تھا " جب اُس نے یہ کہا یہودی آپس میں بہت بحث کرتے چلے گئے " یہ عبارت بھی آجکل کے ایڈیشنوں میں نہیں ہے -

(۱۸) رومیوں ۱۶/۲۴ میں لکھا تھا " بھائی کوارتس تمکو سلام کہتے ہیں - ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل تم سب کے ساتھ ہووے آمین " خط کشیدہ عبارت آج کل کی اناجیل میں نہیں -

(۱۹) یوحنا ۷/۵۳ میں لکھا ہوتا تھا - کہ " پھر ہر ایک اپنے گھر کو گیا " مگر آجکل کے ایڈیشن اس سے بھی خالی ہیں -

یہ تو تحریف انجیل کی چند مثالیں تھیں - اب "بائیبل" میں الحاق کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں

(۱) کتاب استثنا جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ حضرت مُوسےٰ علیہ السلام پر نازل ہُوئی - اُس میں لکھا ہے " سو خداوند کا بندہ موسےٰ خداوند کے حکم کے موافق مواب کی سرزمین میں مر گیا اور اس نے اسے مواب کی ایک وادی میں بیت فغور کے مقابل گاڑا پر آج کے دن تک کوئی اس کی قبر کو نہیں جانتا - اور موسےٰ مرتے وقت ۱۲۰ برس کا تھا - کہ نہ اس کی آنکھیں دُھندلائیں - اور نہ اس کی تازگی جاتی رہی (۳۴/۵)"

یہ عبارت صاف بتا رہی ہے - کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد کسی نے یہ الفاظ بڑھائے ہیں -

(۲) یشوع ۲۴/۲۹ میں لکھا ہے " اور ایسا ہُوا - کہ بعد ان باتوں کے نون کا بیٹا یشوع خداوند کا بندہ جو ایک سو دس برس کا بوڑھا تھا - رحلت کر گیا اور اسرائیل یشوع کی زندگی کے سب دن اور ان بزرگوں کے سب دنوں میں جو یشوع کے بعد زندہ رہے - خداوند کی بندگی کرتے رہے " اس سے بھی ظاہر ہے - کہ یہ الفاظ حضرت یشوع کی وفات کے بعد زائد کئے گئے ہیں -

(۳) یشوع ۸/۲۸ میں لکھا ہے " اور یشوع نے عی کو جلا کر ہمیشہ کے لئے راکھ کا تودہ کر دیا - سو وُہ آج کے دن تک خراب ہے " آج کے دن تک کے الفاظ بتا رہے ہیں - کہ ان واقعات کو حضرت یشوع کی وفات کے بعد کسی نے مرتب کیا ہے -

(۴) ۱- سموئیل ۲۵/۱ میں لکھا ہے " اور سموئیل مر گیا - اور سارے اسرائیلی جمع ہو کر اس پر روئے - اور رامہ میں اس کے گھر کے بیچ اسے گاڑا " اگر " سموئیل " اُن الہامات کا مجموعہ ہوتا جو حضرت سموئیل پر نازل ہُوئے - تو ایسے الفاظ اس میں کیوں ہوتے - کہ " سموئیل مر گیا " اور اسرائیلی روئے - اور فلاں جگہ انہیں دفن کیا گیا -

(۵) ایوب ۴۲/۱۶، ۱۷ میں لکھا ہے " بعد اس کے ایوب ایک سو چالیس برس جیا - اور اپنے بیٹے اور اپنے بیٹوں کے بیٹے چار پشت تک دیکھے - اور ایوب بوڑھا - اور عمر دراز ہو کر مر گیا " یہ عبارت بھی حضرت ایوب علیہ السلام کی وفات کے بعد داخل کی گئی ہے - جو الحاق کا واضح ثبوت ہے -

(۶) یوحنا باب ۷ کی آیت ۵۳ سے لے کر آٹھویں باب کی گیارھویں آیت تک جس قدر مضمون ہے اس کے متعلق انجیل کے حاشیہ میں عیسائیوں نے یہ تسلیم کیا ہے - کہ " یہ عبارت پُرانے قلمی نسخہ جات میں اس موقعہ پر نہیں ملتی "

علاوہ ازیں تحریف بائیبل کا اس امر سے بھی ثبوت ملتا ہے - کہ انجیل میں بعض صریح تاریخی غلطیاں پائی جاتی ہیں - اور چونکہ خدا کا کلام ہر قسم کی غلطیوں سے منزہ ہوتا ہے اس لئے تسلیم کرنا پڑتا ہے - کہ یہ غلطیاں انسانی دست برد کا نتیجہ ہیں - چنانچہ

الف - یوسف نجار کے متعلق انجیل میں لکھا ہے - کہ وُہ " ناصرت نام ایک شہر میں جا بسا - تاکہ جو نبیوں کی معرفت کہا گیا تھا - وُہ پورا ہو کہ وُہ ناصری کہلائے گا " (متی ۲/۲۳) حالانکہ کسی نبی نے بطور پیشگوئی اپنی کتاب میں یہ نہیں لکھا - کہ وُہ ناصری کہلائے گا -

(ب) اسی طرح یہودا اسکریوطی کے ذکر کے دوران میں لکھا ہے - کہ

" اس وقت جو یرمیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تھا - وُہ پُورا ہُوا - کہ جس کی قیمت ٹھہرائی گئی تھی - انہوں نے اس کی قیمت کے وُہ تیس روپے لے لئے - اور انہیں کمہار کے کھیت کے واسطے دیا - جیسا خداوند نے مجھے حکم دیا " (متی ۲۷/۹)

حالانکہ یہ پیشگوئی بھی یرمیاہ کے صحیفہ میں نہیں - بلکہ زکریا کے صحیفہ میں پائی جاتی ہے -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی قضاء سے متعلق بعض قواعد

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے احباب جماعت احمدیہ کی بہبودی اور بہتری کے لئے اور انہیں مقدمات کے فضول اخراجات سے بچانے کے لئے محکمہ قضا قائم فرمایا ہوا ہے۔ یہ محکمہ سالہاسال سے قائم ہے۔ اور اس میں اسلامی قضا کے طریق پر پنچایتی رنگ میں احمدی فریقین کے ایسے مقدمات کی سماعت اور فیصلے کئے جاتے ہیں۔ جو قابل دست اندازی پولیس نہ ہوں حقیقت یہ ہے۔ کہ حضور نے یہ محکمہ قائم کرکے جماعت پر بھاری احسان فرمایا ہے۔ اس طریق سے فریقین نہ صرف مقدمات کی ہر قسم کی تکالیف اور ان کے اخراجات سے محفوظ رہتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی عظیم الشان فائدہ ہے۔ کہ جماعت کی اخلاقی نگرانی بھی ہوتی ہے اور جو شخص مقدمات میں اسلامی حدود سے باہر قدم رکھتا ہے۔ اس سے بازپرس کی جاتی ہے۔ محکمہ قضا میں فیصلہ کرانے کے متعلق حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایت حسب ذیل ہے۔

”جن تنازعہ میں فریقین احمدی ہوں اور مقدمہ قابل دست اندازی پولیس نہ ہو۔ تو فریقین کے لئے لازم ہوگا۔ کہ وہ اس تنازع کے فیصلہ کے لئے کسی اور عدالت میں جانے کی بجائے محکمہ قضا کی طرف رجوع کریں۔ اور جو فیصلہ قضا کی طرف سے نافذ ہو۔ اس کی تعمیل کریں۔“

(قواعد و ضوابط صفحہ ۲۱۰-۲۱۱)

چونکہ اسلامی قضا سے متعلق قواعد کی عام طور پر واقفیت نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے محکمہ قضا میں مقدمہ لانے والے احباب بعض اوقات ایسا طریق اختیار کرتے ہیں۔ جو درست نہیں ہوتا۔ اس لئے واقفیت عامہ کے لئے بعض قواعد ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) شریعت نے ضروری قرار دیا ہے۔ کہ قضائی صورت میں کسی درخواست کی سماعت کے وقت فریقین حاضر ہوں۔ چنانچہ لکھا ہے۔ عن عبد اللہ ابن الزبیر قال قضیٰ رسول اللہ صلعم ان الخصمین یقعدان بین یدی الحاکم رواہ احمد و ابو داؤد (مشکوٰۃ صفحہ ۳۲۱) یعنی عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واجب قرار دیا ہے کہ درخواست کنندہ اور جس کے خلاف درخواست کی گئی ہو۔ دونوں قاضی کے سامنے بیٹھیں۔

بعض لوگ درخواست دیکر گھر میں بیٹھ جاتے ہیں۔ اور پیروی نہیں کرتے۔ اور پھر خیال کرتے ہیں۔ کہ ان کا فیصلہ کیوں نہیں ہوا۔ اور بعض جن کے خلاف درخواست ہوتی ہے۔ حاضر نہیں ہوتے۔ اس حدیث کی رو سے ضروری ہے۔ کہ فریقین پیروی کے لئے قاضی کے سامنے پیش ہوں۔ اور نظام کی پابندی کریں۔

(۲) شریعت میں کسی بے ثبوت دعوٰے کی کوئی وقعت نہیں ہے۔ اس لئے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ درخواست کنندہ اپنا حق ثابت کرنے کے لئے ثبوت پیش کرے اور اگر ثبوت نہ ہو۔ تو جس کے خلاف درخواست ہے وہ حلف اٹھائے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضیٰ بیمینٍ وشاھدٍ رواہ مسلم (صفحہ ۳۱۹) کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مدعی کے ذمہ ثبوت پیش کرنا اور مدعاعلیہ کے ذمہ حلف اٹھانے کا فیصلہ فرمایا۔ ایک دوسری حدیث میں آیا ہے لکن البینۃ علی المدعی والیمین علیٰ من انکر (صفحہ ۳۱۸) کہ ثبوت پیش کرنا مدعی کے ذمے ہے۔ اور حلف منکر پر۔

اس حدیث میں الفاظ والیمین علیٰ من انکر میں دو باتیں پیش کی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ قسم مدعی علیہ پر ہے۔ اور دوسرے یہ کہ قسم انکار کی صورت میں ہے۔ اگر مدعی کے پاس عدم ثبوت کی صورت میں مدعی علیہ اقبال کرے تو پھر قسم نہیں۔

اس بیان سے ثابت ہے کہ مدعی کے ذمہ قسم نہیں ہے۔ مگر اسلامی طریق فیصلہ سے ناواقف مجالس میں دیکھا گیا ہے۔ کہ وہ بعض اوقات مدعی کو قسم دینے لگ جاتی ہیں۔ حالانکہ یہ طریق فیصلہ درست نہیں۔ صحیح طریق یہی ہے کہ مدعی اپنے دعوٰے کا ثبوت پیش کرے اور مدعاعلیہ عدم ثبوت کی صورت میں حلف اٹھائے۔

(۳) ہر دعوٰے کے ثبوت کے لئے شریعت نے کم از کم دو شہادتوں کو ضروری قرار دیا ہے۔ قرآن کریم میں ہے واستشھدوا شھیدین من رجالکم فان لم یکونا رجلین فرجلٌ وامرأتان (بقرہ پ ۳) کہ اپنے مردوں میں سے دو کی شہادت رکھو۔ اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں اور فرمایا واشھدوا ذوی عدلٍ منکم۔ کہ اے مسلمانو دو عادل اشخاص کی شہادت مقرر کرو۔

ان آیات میں ہر دعوٰے کے لئے کم از کم دو عادل شاہدوں کا ہونا ضروری مذکور ہے۔ اس زمانہ میں بعض لوگ جو مسلمان کہلا کر بھی اپنے معاملات تحریر میں نہیں لاتے۔ اور نہ گواہ مقرر کرتے ہیں سخت غلطی کرتے ہیں۔ جس کا خمیازہ اور سزا آئے دن بھگتتے رہتے ہیں۔ اس بارہ میں قرآن کریم کی واضح ہدایت ہے۔ الٰہی ارشاد ہے ولا تسئموا ان تکتبوہ صغیراً او کبیراً الیٰ اجلہ (بقرہ پ ۳) کہ اے مسلمانو خواہ چھوٹا یا بڑا معاملہ ہو۔ ہر دو کی صورت میں میعاد مقررہ تک تحریر ہونی چاہیئے۔ اور اس بارہ میں ملال میں نہ پڑو۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ تحریر کیا کرنی ہے۔ گھر کی بات ہے۔ یا یہ کہ معمولی سا معاملہ ہے کیا لکھنا ہے۔ لیکن وہ انجام پر غور نہیں کرتے۔ کہ چھوٹا سا معاملہ ہی بعض اوقات سخت فساد اور مقدمات کا موجب ہو جاتا ہے۔ پس اسلامی ہدایت کی پابندی میں ہی ہر مصیبت کا علاج ہے۔

(۴) یہ بات اوپر بیان ہو چکی ہے۔ کہ ثبوت پیش کرنا مدعی یعنی درخواست کنندہ کے ذمہ ہے۔ لیکن اگر مدعی کے پاس ثبوت نہ ہو۔ تو اس صورت میں شریعت نے مدعاعلیہ پر قسم رکھی ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ مدعی ثبوت پیش کرے اور جب مکمل ثبوت پیش کرنے سے عاجز آ جائے۔ تو مدعاعلیہ سے حلف کا مطالبہ کرے۔ بلکہ اسے ابتدا ہی میں اس بات کا فیصلہ کرنا ہوگا۔ اور قاضی کو بتانا ہوگا کہ اس کے پاس ثبوت نہیں ہے۔ تب قاضی اس بات کا اطمینان کرکے کہ مدعی کا مقصد مدعاعلیہ کو حلف دینے سے محض تنگ کرنا اور بدنام کرنا نہیں۔ اسے قسم دے۔ اور فیصلہ کر دے۔ چنانچہ علقمہ بن وائل اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک حضر موت کا رہنے والا اور ایک کندہ قبیلے کا شخص جھگڑا لے کر آئے۔ حضرمی نے کہا یا رسول اللہ۔ اس کندی شخص نے میری زمین پر ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے۔ کندی نے کہا کہ وہ میری زمین ہے اور میرے قبضہ میں ہے۔ مدعی کو اس میں کوئی حق نہیں پہونچتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرمی سے ثبوت طلب کیا۔ اس نے کہا میرے پاس ثبوت تو کوئی نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر مدعاعلیہ کو حلف دینا ہوگا۔ حضرمی نے کہا یا رسول اللہ فاجر آدمی کو قسم کی کیا پرواہ ہے یعنی جھوٹی قسم کھا جائے گا۔ قال لیس لک منہ الّا ذالک (صفحہ ۳۱۹) فرمایا موجودہ صورت میں تیرے لئے بجز مدعاعلیہ کی حلف کے اور کچھ نہیں یعنی شریعت نے یہی طریق فیصلہ رکھا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عدم ثبوت کی صورت میں شریعت نے مدعاعلیہ پر حلف رکھی ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مدعاعلیہ پر شریعت نے صرف دیوانی مقدمات میں حلف رکھی ہے۔ فوجداری مقدمات میں شرعاً حلف کے ذریعہ فیصلہ نہیں کیا جاتا۔ مثلاً یہ نہیں ہوگا۔ کہ زید بکر پر کوئی الزام لگائے۔ اور پھر عدالت میں بیان دے دے۔ کہ میرے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ بکر حلف اٹھا کر اپنے اوپر سے الزام دور کرے اس سے میری تسلی ہو جائیگی۔ ایسی صورت میں شریعت نے فیصلے کا یہ طریق رکھا ہے۔ کہ الزام دہندہ سے ثبوت طلب ہو۔ اور اگر ثبوت پیش نہ کرے تو اسے سزا دی جائے۔ کہ کیوں اس نے بلا ثبوت اپنے بھائی کو بدنام کیا ہے

اور اس کی عزت کو نقصان پہنچانے کی صورت قائم کی ہے

(۵) احادیث میں حلف کا بھی ذکر آتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح حلف دیا کرتے تھے۔ چنانچہ ابن عباس سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جسے قسم دینی تھی فرمایا: حلف باللّٰہ الذی لا الٰہ الا ھو مالہ عندک شیئٌ یعنی للمدعی (ص۳۲) کہ اس خدا کی قسم کھاؤ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور کہو کہ اس کے ذمہ مدعی کا کچھ حق نہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گو دیوانی مقدمات کے فیصلہ کے لئے سادہ طور پر قسم دی جاسکتی ہے۔ لیکن قاضی جس کا فرض ہے۔ کہ خوب تحقیق اور چھان بین کرکے فیصلہ کرے اسے شریعت نے اختیار دیا ہے۔ کہ ایسے الفاظ قسم کے لئے تجویز کرے۔ یا ایسا کوئی مقام قسم کے لئے مقرر کرے جس سے وہ سمجھے کہ مقدمہ کی اصلیت ظاہر ہو جائے گی۔

اس بیان سے یہ بھی ثابت ہے کہ اگر مدعا علیہ قاضی کے مطالبۂ حلف پر قسم کھانے سے انکار کرے۔ تو عدم حلف کی صورت میں بھی مقدمہ اس کے خلاف ثابت ہو جائے گا۔

(۶) شریعت نے اس بات کا بھی فیصلہ کیا ہے کہ اگر ایک چیز کے دو دعویدار ہوں۔ اور دونوں ثبوت پیش کردیں۔ تو ایسی صورت میں کیا کیا جائے۔ چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ دو شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چارپائے کا جھگڑا لے کر آئے دونوں اس کے دعویدار تھے۔ اور دونوں نے اپنے حق میں ثبوت پیش کئے۔ فقضٰی بہا رسول اللہ صلعم للذی فی یدہٖ (ص۳۱۹) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے قبضہ میں چارپایہ تھا اس کے حق میں فیصلہ کردیا۔

(۷) گواہوں کے متعلق شریعت کا حکم ہے۔ کہ وہ بلانے پر ضرور حاضر ہوں اور شہادت ادا کریں۔ قرآن کریم میں ہے ولا یأب الشھداء اذا ما دعوا (بقرہ پ۳)

اور حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الا اُخبرکم بخیر الشھداء الذی یأتی بشھادتہ قبل ان یسألھا (ص۳۱۹) کہ اے لوگو کیا میں تمہیں اچھے گواہوں کے متعلق خبر نہ دوں۔ اچھے گواہ وہ ہوتے ہیں جو شہادت طلب کرنے سے پیشتر شہادت ادا کرتے ہیں۔

اس حدیث کے متعلق شارحین نے لکھا ہے کہ اسلام میں شہادت کا اصل طریق یہی ہے کہ شہادت طلب کرنے کے بغیر ادا نہ کیجائے اور جب گواہ کو طلب کیا جائے تب شہادت دے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک یہ بھی فرمان ہے۔ یشھدون ولا یستشھدون کہ آخری زمانہ میں لوگ بغیر اس کے کہ انکو شہادت کے لئے طلب کیا جائیگا شہادت دیں گے گویا ان کا یہ فعل اچھا نہ ہوگا۔ ان امور کے پیش نظر شارحین نے حدیث الذی یأتی بشھادتہ قبل ان یسألھا کی دو تاویلیں کی ہیں۔ ایک یہ کہ اس سے مراد ایسے گواہ ہیں۔ جن کے پاس کسی کی شہادت ہو اور مدعی کو پتہ نہ ہو۔ یہ گواہ جاکر اسے پتہ دیدے کہ اس کو فلاں بات کا علم ہے اور وہ گواہی دے سکتا ہے۔ دوسری یہ کہ یہ شہادت حقوق العباد سے متعلق نہیں۔ بلکہ حقوق اللہ سے تعلق رکھتی ہے جیسے زکوٰۃ۔ کفارات۔ رویت الہلال اور وقف اور وصایا۔ اس صورت میں گواہ پر واجب ہے۔ کہ حاکم وقت کو اطلاع دے کہ اسے فلاں بات کا علم ہے۔

(۸) جو لوگ حلف اٹھاتے ہیں۔ انہیں شریعت کی وعید کو نہیں بھولنا چاہئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ الیمین الفاجرۃ تدع الدیار بلاقع کہ جھوٹی قسم شہروں کو ویران اور تباہ کردیتی ہے۔ نیز فرماتے ہیں۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کا حق اپنی قسم کے ذریعہ مارتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کے ہاں اس پر آگ واجب اور جنت حرام ہو جاتی ہے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا۔ تو ایک شخص نے دریافت کیا۔ کہ یا رسول اللہ اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو۔ قال وان کان قضیباً من اراک (ص۳۱۹) فرمایا اگرچہ پیلو کی درخت کی ٹہنی ہو۔[۲]

مذاہب عیر کی جدوجہد

ہندوستان میں عیسائیت کی تبلیغ

کیا آپ کو معلوم ہے۔ کہ اس وقت ہندوستان میں عیسائیوں کے ۱۳۷ مشن کام کررہے ہیں۔ یعنی ہیڈ مشن۔ ان کی برانچوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ہیڈ مشنوں میں اٹھارہ سو سے زائد پادری کام کررہے ہیں۔ چار سو تین ہسپتال ہیں۔ جن میں پانسو ڈاکٹر کام کرتے ہیں۔ ۳۴ پریس ہیں۔ اور قریباً ایک سو اخبارات مختلف زبانوں میں چھپتے ہیں۔ ۵۱ کالج۔ ۶۱۰ ہائی سکول اور ۶۱ ٹریننگ کالج ہیں۔ ان میں ساٹھ ہزار طالب علم تعلیم پاتے ہیں۔ مکتی فوج میں ۳۰۸ یورپین اور ۲۸۰۷ ہندوستانی افراد کام کرتے ہیں۔ اس کے ماتحت ۵۰۷ پرائمری سکول ہیں۔ جن میں ۱۸۶۷۵ طالب علم پڑھتے ہیں۔ اٹھارہ بستیاں ہیں۔ اور گیارہ اخبارات ان کے اپنے ہیں۔ اس فوج کے مختلف اداروں کے ضمن میں ۳۲۹۰ آدمیوں کی پرورش ہورہی ہے۔ ان سب کوششوں اور قربانیوں کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ کہا جاتا ہے۔ روزانہ ۲۲۴ مختلف مذاہب کے آدمی ہندوستان میں عیسائی ہورہے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں مسلمان کیا کررہے ہیں۔ وہ تو شاید اس کام کو قابل توجہ ہی نہیں سمجھتے احمدی جماعت کو سوچنا چاہئیے۔ کہ عیسائی مشنریوں کے اس قدر وسیع جال کے مقابلے میں اس کی مساعی کی حیثیت کیا ہے۔ ہندوستان بھر میں ہمارے صرف دو درجن مبلغ ہیں۔ اور وہ بھی جن مشکلات میں کام کررہے ہیں انہیں ہم لوگ خوب جانتے ہیں

علیگڑھ میں آل انڈیا سکھ کانفرنس

اول تو عام مسلمانوں کو مذہبی تبلیغ سے کوئی دلچسپی نہیں۔ اس لئے انہیں کبھی یہ معلوم کرنے کا خیال بھی نہیں آتا کہ دیگر اقوام ہند تبلیغ واشاعت کا کام کس رفتار اور کس مقام پر کررہی ہیں۔ لیکن جو لوگ کچھ تھوڑی بہت دلچسپی لیتے بھی ہیں۔ ان میں سے بھی شاید اکثر سکھوں کی تبلیغی مساعی سے واقف نہ ہوں گے۔ سکھ اخباروں کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں۔ کہ گزشتہ چند سالوں سے سکھ دھرم کے پرچارک صوبہ یوپی اور سی۔ پی وغیرہ میں خاص طور پر مصروف عمل ہیں۔ اور اسی مقصد کے پیش نظر مختلف مقامات پر سکھ کانفرنسیں بھی منعقد ہوتی رہتی ہیں۔

یکم جون کو علیگڑھ میں آل انڈیا سکھ کانفرنس منعقد ہوئی۔ یہ اس سلسلہ کی تیسری کڑی ہے۔ ماسٹر تارا سنگھ صاحب اس کانفرنس کے صدر تھے۔ جن کا نہایت شاندار جلوس نکالا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس میں ایک لاکھ اشخاص شریک ہوئے۔ جلوس میں ۱۹ ہاتھی تھے۔ جن پر بڑے بڑے سکھ لیڈر سوار تھے۔ ایک مقامی ہندو سیٹھ نے ماسٹر صاحب موصوف کے گلے میں دس دس روپے کے نوٹوں کا ہار تیار کرکے ڈالا۔ کہا جاتا ہے کہ بیک وقت تیس ہزار اشخاص نے لنگر میں کھانا کھایا۔ لنگر اور جلوس کی فلم بھی تیار کی گئی ہے۔

یو۔ پی میں سکھ ازم کے پرچار کی داستان بیان کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ اس وقت تک صرف تین چار سکھ معززین نے اس ضمن میں قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ مگر اب یہ کام دربار صاحب امرتسر کو سونپ دیا گیا ہے۔ اور اس کے لئے ایک کمیٹی مقرر کردی گئی ہے۔ جس کے صدر سردار ایشر سنگھ مجھیل بنائے گئے ہیں۔ اس انتظام سے سارے ہندوستان کی حالت میں ایک زبردست تبدیلی پیدا ہو جائے گی۔ آپ نے اپنے خطبہ صدارت میں ہندو سکھ اتحاد پر بہت زور دیا۔ اور کہا کہ ان دونوں قوموں کو اپنے اختلافات مٹاکر ایک ہو جانا چاہیے۔ ہندو اور سکھ اکٹھے جئیں گے اور اکٹھے مریں گے۔ اس کانفرنس کے دوران میں کہا جاتا ہے کہ ایک ان پچیس ہزار ہندوؤں نے امرت پی کر سکھ دھرم قبول کیا۔ دوسرے دن کئی بہت سے ہندو سکھ بنائے گئے۔ حسب عادت اس کانفرنس میں مسلمانوں اور پنجاب کی یونینسٹ گورنمنٹ کے خلاف بہت زہر

[۲] ان احادیث سے معلوم ہوا۔ کہ جھوٹی قسم کھانے والا دین و دنیا میں بے نیل و مرام مرتا ہے۔ اللھم احفظنا۔ اللھم احفظنا۔ اللھم احفظنا۔ خاکسار۔ قمرالدین مولوی فاضل از قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹلا گیا۔" گورنمنٹ نے بھی اس اثر کو محسوس کیا۔ چنانچہ گورنر یو۔پی کے مشیر مسٹر ٹی بیلون نے نینی تال میں ۵ / جون کو تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ علی گڑھ میں سکھوں کی کانفرنس نے یو۔پی کی فضاء کو ناخوشگوار بنا دیا ہے اور مغربی اضلاع میں کافی بے چینی پیدا کر دی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ نام دھاری سکھوں کی طرف سے ہندی میں ایک کتاب "سکھوں کے بارہ گورو" چھاپ کر یو پی میں کافی تعداد میں تقسیم کی گئی ہے۔ اس کے خلاف دوسرے سکھ بہت ناراضگی کا اظہار کر رہے ہیں چنانچہ خالصہ ایڈووکیٹ ۷ / جون لکھتا ہے:۔

"یو۔پی میں سکھوں کے لاکھوں روپے سکھی پرچار پر صرف ہو رہے ہیں۔ دربار صاحب کمیٹی امرتسر کی طرف سے ہزارہا روپیہ سالانہ اس صوبے میں گورو سکھی کے پرچار کے لئے خرچ کیا جاتا ہے۔ اس صوبہ میں اس وقت جبکہ سکھی پرچار کے لئے وسیع میدان تیار ہو رہا ہے۔ کسی سمپردا کی طرف سے سکھی کے خلاف نئے سکھوں میں گورو ڈم کا پرچار ہونا سکھوں کی طرف سے فائدہ اٹھا کے اپنا الو سیدھا کرنا ہے۔ دربار صاحب کمیٹی کا فرض ہو کہ وہ یو پی کے نئے سکھوں میں "سکھوں کے بارہ گورو" نامی گمراہ کن کتاب کے پرچار کو روکے۔ جہاں جہاں یہ کتاب تقسیم کی گئی ہے وہاں وہاں کے سکھوں کو گمراہ ہونے سے بچانے کے لئے [illegible] لٹریچر چھاپ کر تقسیم کرے"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ سکھوں کے مختلف فرقے یو۔پی کے ہندوؤں کو سکھ بنانے کے لئے کوشاں ہیں۔ علی گڑھ کانفرنس میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ چونکہ سکھوں کی آبادی یو پی میں پانچ لاکھ سے زیادہ ہو گئی ہے۔ اس لئے یو۔پی میں سکھوں کو جداگانہ نیابت دی جائے۔ اور دلیل یہ پیش کی گئی ہے۔ کہ "صوبہ سرحد میں سکھوں کی آبادی پچاس ہزار سے بھی کم تھی۔ جب انہیں وہاں جداگانہ نیابت کا حق دیا گیا ہے۔ اسلئے یو۔پی میں تو جہاں سکھ دھرم نہایت سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ اور اب وہاں سکھوں کی آبادی پانچ لاکھ سے زائد ہے سکھوں کا حق ہے۔ کہ انہیں وہاں میناریٹی تسلیم کر کے جداگانہ نیابت دی جائے۔"

ضلع کانگڑہ کے اچھوت

گذشتہ سال ضلع کانگڑہ کے اچھوتوں کو ہندو باؤلیوں سے پانی نہ بھرنے دیتے تھے۔ اس پر بہت شور پکار ہوئی۔ اور اچھوتوں نے یہاں تک کہہ دیا۔ کہ وہ مذہب تبدیل کر لیں گے۔ اس سے ہندو لیڈروں کو کچھ خطرہ محسوس ہوا۔ اور بڑے بڑے لوگ وہاں پہنچے۔ آخر ان کے کہنے سننے پر ان بدقسمت لوگوں کو یہ اجازت حاصل ہو گئی۔ کہ وہ پانی بھر لیا کریں۔ مگر گذشتہ ۱۷ / مئی ۱۹۴۱ء کو اچانک علاقہ کے ہندو راجپوتوں نے لاٹھیوں کے ساتھ ان ہریجنوں پر حملہ کر دیا۔ جو پانی بھر رہے تھے۔ کئی ایک کے شدید چوٹیں آئیں۔ ان کے گھڑے توڑ دیئے گئے۔ اور بالٹیاں چھین لی گئیں۔ باؤلی کا تمام پانی خارج کر کے اس میں گنگا جل بھی چھڑکا گیا۔ اور فیصلہ کیا کہ باؤلی کی شدھی کے لئے آٹھ روزہ جاپ کیا جائے۔ ایسے حالات میں ضروری ہے۔ کہ مسلمان ان مظلوم لوگوں کی امداد کے لئے آگے بڑھیں۔

اصلاح عالم

خدا تعالےٰ کی یاد قلوب انسانی سے محو ہو چکی تھی۔ دنیوی لوازمات اور خواہشات انسان کا منتہائے مقصود بن چکی تھیں۔ کفر و الحاد کی ظلمت افق عالم پر چھا چکی تھی۔ الغرض دنیا روحانیت اور تقویٰ کو پس پشت ڈال چکی تھی۔ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سلطان القلم کا لقب دیکر دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ حضورؑ نے اپنی ساری عمر روحانی جہاد میں صرف کی اور فرعونی طاقتوں کو ہمیشہ کیلئے کچل کر رکھ دیا۔ پس ہم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ حضورؑ کی پیش فرمودہ اسلام کی پیاری اور دلربا تعلیم کو اکناف عالم میں پھیلا دیں۔ اس مقصد کے حصول کیلئے حضرت اقدس علیہ السلام کی کتب کا گہرا مطالعہ ضروری ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضورؑ کی تعلیم کو احباب جماعت کے قلوب میں راسخ کرنے کیلئے ہر سہ ماہی حضور کی ایک کتاب کا امتحان لینے کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔ آئندہ امتحان جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے۔ ۲

۲ ۶ / وفا (جولائی) کو ہوگا۔ پس مجلس خدام الاحمدیہ احباب جماعت سے پر زور استدعا کرتی ہے۔ کہ وہ اس مبارک اور مفید تحریک پر لبیک کہتے ہوئے خندہ پیشانی سے اس امتحان میں شریک ہوں۔ قائدین اور زعماء کرام جلد از جلد اپنی اپنی جگہ کے امیدواروں کی فہرستیں ارسال فرمائیں۔ خاکسار عبد اللطیف مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تبلیغ بیرون ہند

سیرالیون مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

(۲)

"پیپے عاما" میں تبلیغ

جب گورنر صاحب کی آمد پر کینما میں چیفوں کے اکٹھے ہونے کی وجہ سے میں وہاں گیا۔ تو چیفوں سے پرائیویٹ ملاقاتوں اور لیکچروں کے ذریعے احمدیت کا خوب ذکر کرنے کا موقع ملا۔ علاقہ "پیپے عاما" کا پیرامونٹ چیف کینما میں ہی ہم سے بہت مانوس ہو گیا تھا۔ کینما میں اس نے خود مجھے مل کر ترجمان کے ذریعہ کہا۔ کہ تمہاری باتیں واقعی سچی ہیں کینما کے لوگ نادانی سے مخالفت کر رہے ہیں۔ میں اور میرے علاقہ کے لوگ اگر تم وہاں آ کر کوشش کرو تو ایمان لانے کے لئے مستعد ہیں۔ میں نے کہا جب میں بلاما واپس جاؤں۔ تو آپ باقاعدہ احمدیہ مومنٹ کے نام خط لکھیں۔ پھر بعد مشورہ ہم ضرور انشاء اللہ وہاں پہنچیں گے۔ چنانچہ اس نے کینما سے واپسی کے معاً بعد بلاما کے چیف کی معرفت مولوی نذیر احمد صاحب کو خط لکھا ہم دونوں اس وقت دوبارہ بانڈاجما جانے کو تیار تھے۔ جہاں سے ضرورت اور پروگرام کے ماتحت میں نے باؤماھوں ٹونگے اور فالہ وغیرہ مشنوں کا دورہ شروع کرنا تھا۔ لیکن مناسب سمجھا گیا۔ کہ ایک دن کے لئے میں اس خط کے جواب میں چیف کی تسلی اور حقیقت حال معلوم کرنے کے لئے وہاں سے ہو آؤں۔ چنانچہ میں بمع ترجمان بذریعہ سائیکل دبیدل مذکورۃ الصدر گاؤں میں پہنچا۔ چیف اور دیگر لوگ بہت خوش ہوئے اور معلوم ہوا۔ کہ میرے جانے سے پہلے ہی انہوں نے کینما کی بحث و تقاریر سننے کے اثر سے نماز وغیرہ احمدی طریق پر شروع کر رکھی ہے۔ عصر سے لیکر شام تک پرائیویٹ طور پر مختلف اصحاب کو مختلف مسائل اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد اور احمدیت کے متعلق معلومات بہم پہنچائی جاتی رہیں۔ اور بعد نماز عشاء تمام مرد و عورت ایک جگہ جمع ہو گئے۔ جو اکثر مشرک تھے۔ ان کو اڑھائی گھنٹہ تک گناہ چھوڑنے۔ نمازیں ادا کرنے اور اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مہدی علیہ السلام کے متعلق واضح طور پر تبلیغ کی۔ آخر میں بعض سوالات کے جوابات دیئے۔ خدا کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔ چیف نے جو اباً چند تعریفی کلمات کہے اور احمدیت قبول کرنے کا وعدہ کرتے ہوئے مجھے وہاں مستقل طور پر ٹھہرنے کی دعوت دی۔ لیکن بوجہ مجبوری میں معذرت اور وعدہ کرتا ہوا کہ انشاء اللہ تعالےٰ جلد ہی دوبارہ واپس آ کر چند دن ٹھہروں گا۔ اگلے دن صبح بلاما آ گیا۔

دوبارہ بانڈاجما کو

"پیپے عاما" سے آنے کے بعد اسی دن بذریعہ ٹرین دلاری ہم دونوں پھر اپنے نئے مشن بانڈاجما میں پہنچے۔ تاکہ احباب سے میرا بھی تعارف ہو جائے۔ ہم دونوں نے وہاں ایک ہفتہ کے قریب قیام کیا۔ جس کے دوران میں میں نے قصبہ کے محکمہ میں ایک پبلک لیکچر دیا۔ جس میں تمام گاؤں کے لوگ حاضر تھے۔ مختلف پہلوؤں سے احمدیت کی صداقت ثابت کرتے ہوئے انہیں ایمان کی پختگی اور اخلاص میں ترقی کرنے کی تلقین کی۔ اسی طرح مسجد میں اور پرائیویٹ طور پر جماعت کی تربیت کی جاتی رہی۔ طلباء اور سید شریف عباس معلم و امام کو احمدیت کے دلائل سے واقفیت بہم پہنچائی گئی۔ یہاں ایک ہفتہ ٹھہرنے کے بعد ہم دونوں بو روانہ ہوئے۔ اور بو سے مکرمی مولوی صاحب محترم روکوپر کی جماعت و سکول کی نگرانی و معائنہ اور فری ٹاؤن میں بعض اہم کاموں کی سرانجام دہی کیلئے روانہ ہو گئے۔

سینئر ایجوکیشن آفیسر سے ملاقات

چونکہ باؤماھوں سے جہاں ہم عنقریب ایک مستقل احمدیہ سکول کھولنے والے ہیں بذریعہ خط مجھے معلوم ہوا۔ کہ سینئر ایجوکیشن آفیسر صاحب ہمارے طالب علم۔ سکول۔ ٹیچر اور سکول کے متعلق لوگوں کا رجحان اور حالات وغیرہ کا معائنہ کرنے کے لئے گذشتہ ہفتہ باؤماھوں گئے تھے اور اچھا اثر لے کر آئے۔ گو ہمارا سکول ابھی کھلا نہیں لیکن طالب علم پرائیویٹ طور پر ایک پرائیویٹ بلڈنگ میں جس حد تک قانون اجازت دیتا ہے۔ ابتدائی انگلش اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ یہ آفیسر صاحب ہمارے طالبعلموں کی تعداد اور قابلیت دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ میں بو سے باڈماہوں جانے سے قبل ان کو ان کے دفتر میں جاکر ملا اور باڈماہوں کے سکول کے متعلق ان کا اثر و خیال پوچھا۔ انہوں نے بہت تعریفی رنگ میں ذکر کیا۔ اور ہمیں جلد ہی گراؤنڈ کی Lease تیار کرنے کی ہدایت کی۔ تاکہ وہ جلدی سکول کھولنے کی اجازت دے سکیں کیونکہ نئے قانون کے ماتحت بغیر زمین کی Lease لئے سکول وغیرہ نہیں کھولا جا سکتا۔ نہ ہی سکول کی بلڈنگ شروع کی جا سکتی ہے۔ اگلے دن مونگیری تک موٹر اور آگے بارہ میل کا سفر پیدل طے کرتے ہوئے باڈماہوں پہنچا۔ یہاں ضمنی طور پر یہ ذکر کر دینا بھی مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ بانڈاجما سے آتے ہوئے سید شریف عباس معلم کے شاگردوں میں سے ہم نے تین نوجوانوں کو جو عربی بولنے اور پڑھنے میں دوسرے دوسروں سے اچھے ہیں۔ جماعت کے مبلغ بنانے کے لئے اپنے ساتھ چلنے اور ٹریننگ حاصل کرنے کیلئے تیار کیا۔ اور ان سے یہ فیصلہ کیا۔ کہ جب تک وہ ٹریننگ حاصل کریں۔ معمولی سی رقم بطور گزارہ حاصل کریں۔ اور بعد میں کچھ تنخواہ مقرر کر دی جائیگی۔ چنانچہ اس سفر میں وہ میرے ساتھ رہے آخر باڈماہوں میں ایک رات گزار کر اگلے دن ۱۸ میل پیدل طے کرتے ہوئے شام کو ٹونگے پہنچ گئے۔ وہاں پر کوئی خاص مبلغ یا کسی مفید آدمی کی عدم موجودگی کی وجہ سے جماعت کو بہت کمزور پایا۔ میں نے جاتے ہی جماعت کی تربیت شروع کر دی۔ لیکن ابھی ایک ہی دن وہاں ٹھہرا تھا۔ کہ مولوی نذیر احمد صاحب کا فری ٹاؤن سے خط ملا کہ میں فوراً معلوم کروں کہ ڈی۔ سی۔ صاحب بو سے کب نوئیاں چیفڈم کے ہیڈ کوارٹر مونگیری میں جا رہے ہیں۔ اور یہ کہ کیا وہ اس دورہ میں ہمارے باڈماہوں کے سکول کی زمین کی Lease مکمل کر دیں گے۔ کیونکہ اس وقت زمین مالک اور چیف اور اس کے تمام وزراء حاضر ہونگے۔ اور کہ ان سے یہ معلوم کروں کہ کیا واقعی Lease کے معاملہ میں ہم کو کسی وکیل سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔ اگر انہوں نے کہا۔ کہ ضروری ہے۔ تو میں فوراً لکھوں تاکہ مولوی صاحب جلد وکیل وغیرہ سے مشورہ کر سکیں۔ اور پھر فوراً مجھے نتیجہ سے اطلاع دیں۔ اور پھر میں اس کے متعلق مونگیری میں کارروائی کروں۔ جس جگہ مجھے خط ملا۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر بو مجھ سے تقریباً ۶۰ میل کے فاصلہ پر تھی۔ اس لئے میرے لئے ڈی۔ سی سے اتنی جلدی ملاقات اور انتظام وغیرہ کرنا مشکل تھا۔ آخر اللہ تعالیٰ کی مدد سے کسی طرح یہ پتہ چل گیا۔ کہ ڈی سی اسوقت ٹونگے سے ۲۰ میل دور ایک قصبہ میں ٹیکس لینے کیلئے آئے ہوئے ہیں۔ اور کل شام کو وہاں سے واپس ہو جائیں گے۔ یہ خبر عصر کے وقت ملی اور شام سے کچھ عرصہ قبل اپنے ایک طالبعلم کو ساتھ لے کر توکل بر خدا اسی وقت چل پڑا۔ تاکہ اگلے دن ڈی۔ سی کے جانے سے پہلے ان سے ملاقات کر سکوں۔ راستہ نہایت گھنے جنگلات اور دلدلوں سے پر تھا جنگلی جانوروں سانپوں وغیرہ کا بھی خطرہ تھا۔ میرا ساتھی تو سخت ڈر رہا تھا۔ تاہم رب کل شیء خادمک الخ پڑھتے ہوئے بیٹری کی روشنی کے ذریعہ چلتے گئے۔ ایک جگہ مختلف راستے نکلنے کی وجہ سے تکلیف بھی ہوئی۔ بعض دفعہ دور دور غلط راستے پر چلتے رہے۔ رات کے وقت کسی سے پوچھنے کا موقع بھی نہ تھا۔ خصوصاً بعض گاؤں میں سے گذرتے ہوئے گاؤں سے نکل کر آگے اصلی راستہ معلوم کرنا مشکل ہو جاتا۔ رات کے وقت بعض گھروں کے دروازے کھٹکھٹانے پر لوگ ڈر کے مارے باہر نہ نکلتے۔ اور بعض تو قسموں کا بھی اعتبار نہ کرتے۔ بالآخر خدا کی مدد و نصرت سے تین بجے شب کے قریب ہم وہاں پہنچے مسجد ڈھونڈ کر وہاں نماز پڑھی اور آرام کیا۔ صبح ڈی۔ سی صاحب کا پتہ کیا۔ تو معلوم ہوا۔ وہ مونگیری نہیں جا رہے۔ مگر ان کے اسسٹنٹ صاحب جو اس وقت بو میں ہیں۔ اسی ہفتہ مونگیری ٹیکس کے لئے جائیں گے۔ اس لئے جو بات ہو میں ان سے بو میں طے کر لوں۔ وقت کی تنگی کی وجہ سے مجبوراً اسی وقت وہاں کے چیف سے جو ہمارا مداح اور تعلیم یافتہ مسلمان ہے ملاقات کر کے بو روانہ ہوا۔ اور شام کے وقت ہم بو پہنچ گئے۔ اگلے دن اسسٹنٹ ڈی سی سے ملاقات کی۔ انہوں نے کہا۔ کہ انکو Lease فارم پر کرنے اور مکمل کر دینے میں کوئی عذر نہیں بشرطیکہ میں وہاں کے پیرامونٹ چیف اور زمین کے مالکان کیساتھ کرایہ اور مدت وغیرہ کا پوری طرح سے تصفیہ پہلے سے کر رکھوں۔ میں بو سے اسی دن مونگیری پہنچا۔ اور پیرامونٹ چیف کو کرایہ اور مدت لیز وغیرہ طے کرنے کو کہا۔ وہ چونکہ ہمارا سخت مخالف ہے اس نے بہت حیلے بہانے کئے۔ اور آخر وقت تک کسی طور سے معاملہ طے کرنے پر راضی نہ ہوا۔ آخر ڈی سی کے آنے پر میں نے مجبور ہو کر تمام حالات ان کے سامنے رکھے۔ اور ان لوگوں کی شرارت حیلے بازی اور بے وجہ تنگ کرنا واضح کیا۔ یہ بھی انہیں بتایا۔ کہ باوجود اس کے کہ سکول اور مشن افادہ عام اور نیکی کے لئے کھولا جا رہا ہے۔ نہ کہ کسی تجارت وغیرہ کیلئے۔ یہ لوگ ۲۰ پونڈ سالانہ ہم سے زمین کے کرایہ کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اور یہ صرف بے جا مخالفت اور دشمنی کی وجہ سے ہے ورنہ باوجود مذہبی اختلاف کے چیف عیسائی مشن باڈماہوں سے کچھ بھی نہیں لیتا۔ اس پر ڈی۔ سی نے اپنی واپسی سے پہلے دونوں فریقوں کے بیانات سن کر خدا کے فضل سے نہ صرف ہمارے حق میں فیصلہ دیا بلکہ چیف اور اس کے وزراء کو خوب ڈانٹا۔ کہ وہ آئے دن بغیر کسی وجہ کے ہم کو تنگ کرتے رہتے ہیں۔

اس کے بعد خاکسار ایک دو دن باڈماہوں گزار کر اور ڈی۔ سی کے کہنے کے مطابق پیرامونٹ چیف سے زمین کی تحدید وغیرہ کرا کر پیدل ٹونگے روانہ ہوا۔ اور اب تک یہاں ہی مقیم ہوں۔ نہ صرف مسجد میں ہی بلکہ گاؤں کے ہر حصے میں جہاں بھی لوگوں کی کثرت دیکھی جاتی ہے صبح و شام لیکچر دیئے جاتے ہیں۔ بانڈاجما کے تین نوجوانوں کو باقاعدہ سبق دیتا ہوں انہیں احمدیت کے دلائل وغیرہ سے روزانہ واقفیت بہم پہنچاتا اور نوٹ لکھواتا ہوں۔ یہ ہر سہ تبلیغ و تربیت اور ترجمانی میں میرا بہت ہاتھ بٹا رہے ہیں۔

محمد صدیق مولوی فاضل المبشر الاسلامی الاحمدی سیرالیون

ڈی پی وصول کر لئے جائیں

۱۰ رجون ۱۹۴۱ء کو حسب اعلانات سابقہ وی۔ پی۔ ارسال کر دیئے گئے ہیں اب احباب کا فرض ہے۔ کہ انہیں وصول فرمائیں۔ کاغذ کی اس شدید گرانی کے زمانہ میں جبکہ مالی مشکلات انتہا کو پہنچی ہوئی ہیں۔ کوئی دوست بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جو وی۔ پی واپس کر کے ان مشکلات میں اضافہ کرنے کا موجب ہو۔

مینیجر

ضرورت رشتہ

نواح قادیان کے ایک نوجوان احمدی خواندہ ارائیں زمیندار کے لئے رشتہ درکار ہے۔ لڑکی ارائیں قوم سے ہو۔ یا دیگر قوم سے اگر بیس ۲۰ یا بائیس ۲۲ سال کی بیوہ ہو تو بھی اطلاع دی جائے:

پتہ: س ب ع م معرفت مینیجر صاحب الفضل قادیان

الفضل کا خطبہ نمبر:-

اخباری کاغذ کی ہوشربا گرانی کے ایام میں "الفضل" کے خطبہ نمبر کی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہے۔ اب کسی غریب سے غریب احمدی کو بھی اس کی خریداری سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ مینیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

انقرہ ۱۶ ر جون۔ ماسکو ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ علاقہ لوکزبین کو فوجی رقبہ قرار دے دیا گیا ہے۔ اور اس میں آنے جانے والوں پر کڑی پابندیاں عاید کر دی گئی ہیں۔

لنڈن ۱۶ ر جون۔ مسٹر چرچل کو نیو یارک یونیورسٹی کی طرف سے ڈاکٹر آف لار کی ڈگری پیش کی گئی ہے۔ اس تقریب پر آپ نے ایک پیغام براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس وقت ہمارا ملک نازک ترین دور سے گذر رہا ہے۔ ہمارا دشمن خوفناک ہتھیاروں سے مسلح ہے۔ اور برطانیہ اس کے مکینیکل تشدد کا مقابلہ کرنے کے لئے اس وقت اکیلا ہے۔ ہمارے سامنے کئی تفکرات اور خطرات ہیں۔ یہ تو معلوم نہیں کہ ہماری جدوجہد کا انجام کیا ہو گا۔ مگر ہم آخر دم تک لڑیں گے۔ اور ہر جگہ نازیوں کا مقابلہ کریں گے۔ برطانیہ ایک وفادار محافظ کی طرح بارہ اقوام کی حفاظت کا تہیہ کر چکا ہے۔ قدرت نے امریکہ اور برطانیہ کو مشترکہ قربانیوں کا موقعہ دیا ہے۔ ہمارے مقاصد مشترکہ ہیں۔ مگر ہمیں یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ جنگ کی آگ ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رہی ہے وقت بہت تھوڑا ہے۔ اور ہمیں اپنا سفر غیر معمولی تیزی سے جاری رکھنا چاہیئے۔ اگر ہم متحد رہے۔ تو آخر فتح ہماری ہو گی۔

بٹاویہ ۱۶ ر جون۔ جاپانی بیڑے کی بحرالکاہل میں نقل و حرکت کی خبر کل دی جا چکی ہے۔ آج ڈچ ایسٹ انڈیز کے گورنر جنرل نے اعلان کیا ہے۔ کہ جونہی ہمارے ملک پر حملہ آور ہو گا۔ ہم اس کا شدید مقابلہ کریں گے۔ گذشتہ چند ماہ میں ہم نے جنگی تیاریوں پر ساڑھے چھ کروڑ پونڈ کی رقم خرچ کی ہے۔

انقرہ ۱۶ ر جون۔ وٹیکن ریڈیو (پوپ کا شہر) سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ شمالی فرانس میں سٹراسبرگ کا کیتھولک گرجا بند کر کے عجائب گھر و نمائش گاہ میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ جو سکول اور درسگاہیں مذہبی انجمنوں کے زیر اہتمام چل رہی تھیں۔ وہ بھی بند کر دی گئی ہیں۔ تمام کیتھولک انجمنیں توڑ دی گئی ہیں۔

لنڈن ۱۶ ر جون۔ وزیر اطلاعات نے تقریر میں کہا ہے۔ کہ اس موسم گرما میں انگلستان پر عظیم ترین حملہ ہو گا۔ جرمن جانتے ہیں کہ وہ جنگ کو زیادہ عرصہ تک جاری نہیں رکھ سکتے۔ اس لئے اسی موسم میں اپنی پوری قوت صرف کر دیں گے۔ یونان اور کریٹ کے مناظر گو بھیانک تھے۔ مگر جرمنوں کو بھی شدید تباہی سے دوچار ہونا پڑا۔

واشنگٹن ۱۶ ر جون۔ امریکن گورنمنٹ نے حکم دیا ہے۔ کہ امریکہ میں تمام جرمن سفارت خانوں کو بند کر دیا جائے اور ان کے ساتھ جرمن قومیت کے جو لوگ وابستہ ہیں وہ فوراً ملک سے نکل جائیں۔ اعلان میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اس کے یہ معنے نہیں کہ امریکہ اور جرمنی کے سفارتی تعلقات ٹوٹ گئے ہیں۔ اس اقدام کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ یہ لوگ امریکہ کے خلاف انقلابی سرگرمیوں میں مصروف تھے۔ نازی ریڈیو سے اور نازی لائبریریاں بھی ۱۰ جولائی کے بعد بند کر دی جائیں گی۔

لنڈن ۱۶ ر جون۔ امریکہ کی املاک میں چودہ کروڑ بیس لاکھ ڈالر مالیت کی اور جرمنی میں بیالیس کروڑ ستر لاکھ ڈالر کی کفالتیں موجود ہیں جنہیں دونوں ملکوں نے ضبط کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۷ ر جون۔ ایک سرکاری اعلان میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ شام میں ہماری جو فوجیں دمشق پر بڑھ رہی تھیں۔ انہوں نے جنوب مشرق میں دس میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں مادام پر قبضہ کر لیا ہے۔ مرج کے علاقہ میں وشی کی فوجیں دوبارہ مرج عیون میں داخل ہو گئی ہیں۔ مگر اس سے کوئی مشکل پیش نہیں آئیگی کیونکہ چاروں طرف اتحادی افواج موجود ہیں۔ سمندری کنارے کے ساتھ بڑھنے والی اتحادی فوجیں اب بیروت سے بیس میل سے کم فاصلہ پر ہیں ہماری فوجوں نے لبنان کے اہم شہر سیداں پر بڑی ہشیاری سے قبضہ کیا۔ کوئی خون خرابہ نہ ہوا۔ صرف تین شہری ہلاک اور بارہ زخمی ہوئے۔

قاہرہ ۱۷ ر جون۔ سولم کے پاس سرحدی علاقہ میں سخت لڑائی ہو رہی ہے اور ہماری فوجوں کو خاص کامیابی ہو رہی ہے۔ طبروق کے علاقہ میں کوئی نئی بات نہیں ہوئی۔

لنڈن ۱۷ ر جون۔ رائل ایر فورس نے جرمنی میں روہر اور رائن لینڈ کے علاقوں پر چھاپے مارے۔ کولون پر بھی حملہ کیا۔ صنعتی کارخانوں پر دھماکے کے حملے کئے۔ کئی جگہ آگ لگ گئی۔ برطانیہ پر دشمن کے ہوائی جہازوں کا حملہ بہت معمولی تھا۔ مغربی۔ مشرقی اور جنوب مشرقی علاقوں پر کچھ بم گرے۔ مگر کوئی نقصان نہ ہوا۔

واشنگٹن ۱۷ ر جون۔ امریکن گورنمنٹ نے جرمن قونصل خانے بند کرنے کی جو کارروائی کی ہے۔ اس پر امریکن پریس اطمینان کا اظہار کر رہا ہے۔ اب یہ قونصل خانے اسی وقت کھلیں گے۔ جب جرمنی کی کوئی نئی حکومت اپنے ایلچی بھیجے گی۔ سان فرانسسکو کے جرمن سفیر نے یہ خبر سن کر بہت حیرت کا اظہار کیا ہے۔

لنڈن ۱۷ ر جون۔ برطانیہ کا جاپانی سفیر آج ٹوکیو روانہ ہو گا۔

واشنگٹن ۱۷ ر جون۔ آج وائٹ ہاؤس میں مسٹر روزویلٹ نے جنگی اور بحری حکام سے اس امر پر گفتگو کی۔ کہ امریکن بمبار برطانیہ کو ہوائی رستہ سے بھیجے جائیں۔

لنڈن ۱۷ ر جون۔ ڈاکٹر آف لاء کی ڈگری ملنے پر مسٹر چرچل نے اہل امریکہ کے نام جو تقریر براڈکاسٹ کی وہ جب ختم ہو گئی۔ تو کوئی آدھ منٹ تک چپ رہے۔ اور اس کے بعد تالیاں بجائیں۔ گویا وہ اس سے سکتہ کے عالم میں تھے۔

دہلی ۱۷ ر جون۔ بلوچستان میں مورچوں کو نہایت مضبوط بنا لیا گیا ہے۔ اور کمانڈر انچیف نے بلوچستان کا دورہ ختم کر لیا ہے انہوں نے بہت سی فوجوں کا معائنہ کرنے کے بعد خان قلات اور دوسرے خانوں سے بھی ملاقات کی۔ اور ان سے پشتو میں گفتگو کی۔ کمانڈر انچیف نے جن فوجوں کا معائنہ کیا ہے۔ ان میں پنجابی۔ راجپوت۔ مرہٹے گورکھے سرحدی اور ایک ٹیریٹوریل بٹالین بھی ہے۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ اگر دشمن نے اس طرف سے حملہ کرنے کی کوشش کی۔ تو اسے منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔

دہلی ۱۷ ر جون۔ بمبئی میں اس وقت تک ہوائی جہازوں کے حملہ سے بچنے کے لئے دس بار مشق کی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ مدراس میں ہوائی حملہ سے حفاظت کا سرگرمی سے حفاظت کا کام جاری ہے۔

لنڈن ۱۷ ر جون۔ مارشل پیتاں نے جو تقریر براڈکاسٹ کی ہے۔ اس میں شام کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ البتہ فرانسیسیوں سے یہ کہا ہے۔ کہ تمہیں ابھی بہت سی مصیبتیں جھیلنی ہوں گی۔

انقرہ ۱۷ ر جون۔ اعلان کیا گیا ہے کہ ایک تجارتی مشن ہندوستان بھیجا جا رہا ہے۔ ہندوستان بہت سی ضروریات ترکی کی پوری کر سکتا ہے۔

قاہرہ ۱۷ ر جون۔ یونانی بیڑے کا ایک کروزر۔ سات مار و جہاز۔ اور کئی غوطہ خور کشتیاں سکندریہ پہونچ گئی ہیں۔

شملہ ۱۷ ر جون۔ نازی ریڈیو عراق کے متعلق ابھی تک غلط خبریں پھیلا رہا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ابھی تک لڑائی جھگڑے ہو رہے ہیں۔ لیکن جو خبریں شملہ پہونچی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ باقاعدہ کاروبار ہو رہا ہے۔ گاڑیاں چل رہی ہیں۔ فساد پیدا کرنے والوں کو سخت سزائیں دی جا رہی ہیں۔ اور حکومت باقاعدہ کام کر رہی ہے۔ گویا نازیوں نے عراق میں جو آگ لگانی چاہی تھی۔ اسے بھڑکنے سے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah